نقل اشتہار مفتی شہر لودیانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مختصر فہرست عقائد وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مخالف اہل سنت وجماعت

ہم اپنے برادران دینی خالص سُنّی حنفی کے عقائد کی اصلاح کو اپنا فرض سمجھتے ہوے اس بات کے اظہار کو لازمی اور ضروری خیال کر کے اطلاع دیتے ہین کہ وہ اچھی طرح سمجھ لین۔ اور ہوش کرین۔ کہ وہابیہ کی دو قسمین ہین۔ انمین سے ایک تو وہ ہین جنہون نے علانیہ ہم سے جدائی اختیار کر لی۔ اور اجماع اُمت سے علیحدہ ہو کر تقلید شخصی کا انکار کر دیا۔ ان سے ہمکو کچھ سروکار نہین۔ مگر دوسرے قسم کے وہابیہ انکا فتنہ نہایت عظیم وضرر رسان ہے یہ وہ لوگ ہین جو ظاہر مین بڑے زور سے دعوے کرتے ہین کہ ہم مقلد اور پکّے حنفی ہین اور تقلید امام کو تمام اُصول وفروع مین واجب سمجھتے ہین۔ مگر عقاید مین اکثر غیر مقلدون سے بالکل متفق ہین۔ اس لئے امامت اُنکی ناجائز اور وہ قابل نفرت ہین۔ مختصر فہرست اُنکے عقائد کی حسب ذیل ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ملخصاً۔ رسالہ یکروزی مولفہ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صفحہ ۱۴۵۔

(الف) اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم بلفظہ الخ یکروزی تقویۃ الایمان۔ ایضاً صفحہ ۱۳۱۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہین نکالا۔ قدما مین اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہی یا نہین۔ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر کے خلاف ہی بلفظہٖ براہین قاطعہ صفحہ ۲

براہین قاطعہ۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھی۔

صیانتہ الایمان۔ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے ملخصاً

تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہین ملخصاً " ۱۴-۱۹

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین " " ۵۵

۵۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اسکا شفیع بنا دیگا۔ بلفظہٖ۔ " " ۳۳

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی نہین۔ مرکر مٹی ہو گئے بلفظہٖ ملخصاً " " ۶۰

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ قدرت نہین اور نہ وہ سنتے ہین ملخصاً۔ ۶-۸-۲۲،۲۹

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے۔ ۱۰-۲۶،۲۷

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب دان جاننا شرک ہے۔ " ۲۴-۵۸

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کی فقط زیارت کو سفر کرنا شرک ہے۔ ۱۰-۴۰

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کے سامنے تعظیم کیلئے کھڑا ہونا شرک ہے۔ ۴۰-۴۱-۴۲

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد یا رسول اللہ کہنا شرک ہے ملخصاً۔ " ۲۳

۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے۔ " ۲۱

۱۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہین۔ بلفظہ۔ براہین قاطعہ ,, ۳

۱۵- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے۔ ملخصًا ,, ۵۱

۱۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علم غیب کی کیا خصوصیت ہے۔ ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ بلفظہ۔ حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی۔ ۷

۱۷- خدا سے ہمکو کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین۔ ع بسط البنان مولوی اشرف علی صفحہ ۷

,, باخدا داریم کار و باخلائق کار نیست ,, بلفظہ۔

۱۸- حق سبحانہ تعالےٰ کو جہت ومکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے ملخصًا۔ ایضاح الحق مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی۔ ۲۴

۱۹- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت وشرک ہے اور مثل کنہیا کے جنم کے ہے ملخصًا۔ فتویٰ مولوی رشید احمد۔ صفحہ ۱۳- براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد۔ ۲۲۸

۲۰- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز مین خیال آنا بیل اور گدہے سے بدتر ہے بلفظہ صراط مستقیم۔ مولوی محمد اسمٰعیل صفحہ ۸۶

۲۱- کعبتہ اللہ شریف مین جو چار مصلے بنائے گئے ہین وہ مذموم ہین۔ بلفظہ سبیل الرشاد مولوی رشید احمد۔

۲۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فاتحہ بارہوین شریف کی شیرنی میلاد شریف اور گیارہوین شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا کہانا کہانا حرام ہے مثل ہنود۔ فتوے مولوی رشید احمد صفحہ ۱۶-۱۷-

۲۳- ختم فاتحہ بزرگان مثل سوم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ کو ہنود کی رسوم بیان کرتے ہین۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹہوی۔

باوجود ایسا سمجہنے کے بہی خود مسلمانون کے گہرون سے لیکر کہاتے ہین۔ اور اچہی طرح کہانا۔ سامنے رکہکر ختم و فاتحہ پڑہتے ہین۔ منافقانہ۔

مسلمان بہائیون کو لازم ہے کہ ایسے عقیدہ والے سے ایصال ثواب کرنا کرانا ضائع کرنا ہے۔

ہر مسلمان بہائی اس فہرست کو اپنے پاس جیب مین رکھے۔ اور حفظ کرلے۔

راقم آثم فضل احمد عفا اللہ عنہ المشتہر مفتی شہر لودیانہ محلہ جدید۔

ان تیئیس ۲۳ خرافات کے سوا اور سینتالیس ۴۷ خرافات موجود ہین ان سب کا مطالعہ کرنا ہو تو مہربانی کرکے الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات الوہابیہ دیکہو اور اگر انکی تواریخ دیکہنا ہو کہ یہ کب سے ہوئے تو تاریخ وہابیہ ودیوبندیہ وتحفۂ محمدیہ جو کہ سنہ ۱۲۶۵ ھ کی تصنیف شدہ کتاب ہے یا سیف الجبار جو کہ جناب مولانا مولوی فضل رسول صاحب مرحوم مغفور بدایونی جو کہ ہمزمانہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کے تھے اور سوا انکی بہت سی کتابین مشتہر کے پاس موجود ہین جنکا مطالعہ کرنا ہو مہربانی کرکے آکر مشتہر کی پاس دیکھلین فقط

المشتہر حاجی عبدالرحمٰن مارواڑی نمبر ۵۱ کراس اسٹریٹ کلکتہ

نقل اشتہار مفتی شہر لودیانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مختصر فہرست عقائد وہابیہ اسمٰعیلہ دیوبندیہ مخالف اہل سنت وجماعت

ہم اپنے برادران دینی خالص سنی حنفی کے عقائد کی اصلاح کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے اس بات کے اظہار کو لازمی اور ضروری خیال کرکے اطلاع دیتے ہین کہ وہ اچھی طرح سمجھ لین اور ہوش کرین کہ وہابیہ کی دو قسمین ہین۔ انمین سے ایک تو وہ ہین جنہون نے علانیہ ہم سے جدائی اختیار کرلی۔ اور اجماع امت سے علیحدہ ہوکر تقلید شخصی کا انکار کردیا۔ ان سے ہم کو کچھ سروکار نہین۔ مگر دوسرے قسم کے وہابیہ کا فتنہ نہایت عظیم و ضرر رسان ہے یہ وہ لوگ ہین جو ظاہر مین بڑے زور سے دعوے کرتے ہین کہ ہم مقلد اور پکے حنفی ہین اور تقلید امام کو تمام اصول و فروع مین واجب سمجھتے ہین۔ مگر عقائد مین اکثر غیر مقلدون سے بالکل متفق ہین۔ اس لئے امامت انکی ناجائز اور وہ قابل نفرت ہین۔ مختصر فہرست انکے عقائد کی حسب ذیل ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

١۔ خدا تعالی کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ ملخصاً۔ رسالہ یکروزی مولفہ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صفحہ ١٣٥۔

(الف) اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لانسلم بلفظ الخ یکروزی تقویۃ الایمان۔ ایضاً صفحہ ١٣٠۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہین نکالا قدما مین اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہین۔ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر کے خلاف ہے بلفظہ براہین قاطعہ صفحہ ۲

براہین قاطعہ۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھی۔

صیانۃ الایمان۔ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بڑے بہائی کے برابر کرنی چاہیے ملخصًا تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہین ملخصًا ״ ۱۴-۱۹

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین ״ ״ ۵۵

۵۔ اللہ تعالی جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دیگا۔ بلفظہ۔ ״ ״ ״ ۳۳

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی نہین۔ مرکر مٹی ہو گئے بلفظہ ملخصًا ״ ״ ۶۰

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھہ قدرت نہین اور نہ وہ سنتے ہین۔ ملخصًا۔ ۶-۸-۲۳-۲۹-

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب خدا تعالی کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے۔ ۱۰- ۲۶- ۲۷

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیبدان جاننا شرک ہے۔ ״ ۲۷- ۵۸-

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہر کی فقط زیارت کو سفر کرنا شرک ہے۔ ۱۰- ۴۰

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہر کے سامنے تعظیم کیلئے کھڑا ہونا شرک ہے۔ ۴۰- ۴۱- ۴۳

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد یا رسول اللہ کہنا شرک ہے ملخصًا۔ ״ ۲۳

۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے۔ ״ ۳۱

۱۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہین- بلفظہ- براہین قاطعہ " ۳

۱۵- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے ملخصًا " ۵۱

۱۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی علم غیب کی کیا خصوصیت ہے- ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے بلفظہ- حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی- ۲

۱۷- خدا سے ہمکو کام ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہین- ۶ بسط البنان مولوی اشرف علی صفحہ ۲-

"با خدا داریم کار و با خلائق کار نیست"، بلفظہ-

۱۸- حق سبحانہ تعالے کو جہت و مکان سے منزہ سمجھنا بدعت و گمراہی ہے ملخصًا- ایضاح الحق مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی- ۳۵-۳۶

۱۹- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے اور مثل کنہیا کے جنم کے ہے- ملخصًا- فتویٰ مولوی رشید احمد صفحہ ۱۳- براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد- ۲۲۸

۲۰- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نماز مین خیال آنا بیل اور گدہے سے بدتر ہے بلفظہ صراط مستقیم- مولوی محمد اسمٰعیل صفحہ ۸۶-

۲۱- کعبۃ اللہ شریف مین جو چار مصلے بنائے گئے ہین وہ مذموم ہین- بلفظہ سبیل الرشاد مولوی رشید احمد-

۲۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فاتحہ بارہوین شریف کی شیرینی میلاد شریف اور گیارہوین شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا کھانا حرام ہے مثل ہنود- فتویٰ مولوی رشید احمد صفحہ ۱۶-۱۷

۲۳- ختم فاتحہ بزرگان مثل سوم- دہم- چہلم وغیرہ کو ہنود کی رسوم بیان کرتے ہین- براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی-

باوجود ایسا سمجھنے کے بھی خود مسلمانون کے گھرون سے لیکر کھاتے ہین- اور اچھی طرح کھانا- سامنے رکھکر ختم وفاتحہ پڑھتے ہین- منافقانہ-

مسلمان بھائیون کو لازم ہے کہ ایسے عقیدہ والے سے ایصال ثواب کرنا کرانا ضائع کرنا ہے-

ہر مسلمان بھائی اس فہرست کو اپنے پاس جیب مین رکھے- اور حفظ کرے-

راقم اثم فضل احمد عفا اللہ عنہ المشتہر مفتی شہر لودیانہ محلہ جدید-

ان تیئس خرافات کے سوا اور سینتالیس خرافات موجود ہین ان سب کا مطالعہ کرنا ہو تو مہربانی کرکے الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھو اور اگر انکی تواریخ دیکھنا ہو کہ یہ کب سے ہوئے تو تاریخ وہابیہ ودیوبندیہ وتحفہ محمدیہ جوکہ ۱۲۶۵ھ کی تصنیف شدہ کتاب ہے یا سیف الجبار جوکہ جناب مولانا مولوی فضل رسول صاحب مرحوم مغفور بدایونی جوکہ ہمزمانہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کے تھے اور سوائے انکے بہت سی کتابین انجمن مین موجود ہین جسکا مطالعہ کرنا ہو تو مہربانی کرکے [illegible]

المشتہر انجمن اصلاح عقائد نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

ایک عجیب خواب کی نقل

اگست سنہ ۱۹۱۶ع کی دس تاریخ ہے شب یکشنبہ کو قریب آدھی رات کے بوجہ امساک بارش حبس ہوا اور غیر معمولی گرمی کے نیند تو آتی نہ تھی مگر غلبۂ خواب سے آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں اسی حالت نیم خوابی میں کیا دیکھتا ہوں کہ اسلامیہ یتیم خانہ کانپور کی مشرقی دروازہ باب حلیم کے سامنے ایک مثلث نما اُفتادہ اراضی پر جسکی جانب شمال جنوب و مشرق میں شرفاء غربا جاتی ہیں ایک مدور چبوترہ بنایا گیا ہے اور اسپر نہایت تکلف فرش بچھا ہے اور ایک چھوٹے شامیانے کے نیچے ایک تخت پر ایک سنہری گھومنے والی کرسی ہے اس کرسی پر ایک سبز چھتری ہے - اس کرسی پر ایک سبز چھتری ہے - اس کرسی پر ایک صاحب شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور اون کے داہنی جانب سرخ سفید رنگ کے نورانی چہرہ والے سفید پوشاک پہنے ہوے اور بائیں جانب کچھ لوگ سیاہ چمکدار رنگ کے مہیب چہرہ والے سیاہ لباس پہنے ہوے دست بستہ مودب کھڑے ہیں اور اُنکے سامنے دُور تک بے شمار مختلف اوضاع و اقسام کے آدمی خاموش با ادب کھڑے ہیں - میں نے ایک شخص سے آہستہ دریافت کیا کہ یہ کس حاکم کا دربار ہے اُس نے آہستہ جواب دیا کہ یہ حضرت ابو الحاول خدا سے کاذب ہیں اور انکی بائیں جانب پہلا شخص ابو الحال وزیر اقتدارات و انجامات ہے اور اُس کے ماتحت حکام ہیں اور بائیں جانب پہلا شخص ابو الہول وزیر اتہامات و تفریقات ہے اور اُسکے ساتھی اُسکے ماتحت حکام ہیں - یہ بات ختم ہی ہوئی تھی کہ ایک طرف سے کچھ سیاہ فام لوگ ایک شخص کو جو ایک پنجابی مغل بچہ تھا اور دوسری طرف سے کچھ سیاہ فام لوگ ایک شخص کو جو ایک دو آبی شیخ زادہ تھا گرفتار کیے ہوے لائے - اول پنجابی مغل بچہ پیش کیا گیا - اس شخص نے سامنے آتے ہی تخت شاہی کو سجدہ کیا اور عرض کیا کہ غلام سفل السافلین کے قسم پولیس کا دارونہ مقرر کر دیا گیا ہے اور اپنی گستاخیوں کی کافی سزا پا رہا ہے اب چونکہ خود کی الوہیت کاذبہ پر ایمان لا چکا ہوں امید کہ میری عذاب میں کچھ تخفیف فرما دی جائے - بارگاہ الوہیت کاذبہ سے وزارت یمنی کی طرف اشارہ ہوا اور وزارت یمنی سے یہ حکم صادر ہوا کہ اچھا سعیر کی سڑکوں پر جاروب کشی اور گٹروں کی صفائی پر تبادلہ فرما دیا گیا - مگر اب دل لگی یا کوئی اوتار بننے کا خیال بھی دل میں نہ لانا ورنہ یورپ کے بھوکے سور کی شکل میں جہنم لے کر گوہ کھانے کی سزا دی جائیگی اور چونکہ حضور الٰہ کاذب کو خطرات قلب پر وقوف کامل ہے - کوئی دروغ بافی کارگر نہو گی یہ سنکر اُسنے سجدہ وداعی ادا کیا اور جن لوگوں کے ساتھ آیا تھا وہ اُسکو واپس لے گئے -

بعد ازیں دو آبی شیخ زادہ پیش کیا گیا وہ گھٹنوں تک جھک کر آداب بجا لایا - مگر اُن شخصوں نے جو اُسکو لائے تھے اس حرکت کو گستاخی شمار کیا اور ایک طرف سے زی استر سنگل سول کھوپڑی پر رسید کیا اور دوسرے نے ادھوری استر ڈبل سول - یہ بے حیا خاک جھاڑ کر کھوپڑی سہلاتا اکڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں مسیح الدجال کا ابن معنوی ہوں اور اُس کا رسول ہوں اور میرا لقب لئیم الامہ ہے - مجھکو جو یہاں پکڑ لائے

مین۔ میرے مراقبہ۔ مکاشفہ اور رتھ کالا (مطالعہ) کرنے مین ہرج واقع ہوتا ہے۔ یہ سنکر بارگاہ الوہیت کاذب سے وزارت لیبرٹی کی طرف اشارہ ہوا۔ وزارت لیبرٹی سے یہ حکم صادر ہوا کہ تونے اپنے بھائی سے جب بریلی مین گستاخی کرائی تھی تو جو سرفرازی کہ اسکی بی بی اور بیٹی کی کرائی گئی تھی وہ تو بھول گیا اور اب تو شاگردون اور مریدون کو یورپ کے مسیحی رہبانون کی طرح روحانی تعلیم بھی دینے لگا۔ سلیم شاہی۔ خورد نوکا۔ امپونیشن بوٹ کی سزا کا خیال نہین یہ سنکر لعیم الامہ کانپ اوٹھا اور تخت شاہی کے سامنے سجدہ مین گرگیا۔ یہ سجدہ بہت طولانی اور بالتضرع والالحاح تھا۔ سجدہ سے سر اوٹھانے کا حکم ہوا تو وہ سر و قد و دست بستہ کھڑا ہو گیا اور وزارت یمنی سے یہ خطاب ہوا کہ الہ حق جل وعلی کے حضور سے رسالت حقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادی گئی ہے۔ اچھا تمکو یوبوس الاسلام کا خطاب عطا فرمایا جاتا ہے۔ تم اپنی اس خدمت کو نہایت سعی و جانبازی کے ساتھ انجام دو کہ حضور الہ کاذب کی شان مین اگرچہ کوئی عیب و نقص و فقر و احتیاج باقی نہ بچے کہ بہتان و افترا نہ کرو لیکن اس بات کا ہر وقت اور ہر جگہہ ہر معاملہ مین خیال رکھو کہ حضور الہ کاذب کی قدرت کاملہ عامہ مطلقہ خاصہ بالقوہ و بالفعل مین ذرا بھی فرق نہ آنے پائے اور تم کو "امام شیطانی" اور "مجدد طغیانی" کے بھی خطابات دیے جاتے ہین۔ اپنے پیرزادون معتقدون کو مخالف سہ گانہ کا فرائض دوائر حقیقت زنار و (جرائم خلاف فطرة) سکھاؤ اور ہمیشہ نظر بر صنم ہوس بردرم۔ سفر و سیاحت پیرس و لندن۔ خلوت بازنان و امردان سمتین کی مشق کراؤ حتی کہ ہر ایک مرتبہ فرساقی و قلتبانی و دیوثی پر ترقی پاجائے اور ان خدمات کو نہایت مکر و کید و اضلال کے ساتھ انجام دوگے تو البتہ تمکو نمرود العراق اور فرعون المصر کے عہدون پر ترقی دیجائیگی۔ یہ سنکر یوبوس الاسلام نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حاضرین تماشا مین سے ایک شخص دلدار خان اپنے کندھون پر اسکو سوار کرکے لے گیا اور اس کے پیچھے چند بھنگی ڈھول اور ڈھپلی بجاتے اور رحمتین الیوسی ایشن کے گیدڑ او ممبر تالیان بجاتے "لولو" ہے کا شور مچاتے جاتے تھے۔ ڈھول کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی تو کمین گنج کی دارالفراط مین شیلنک سلامی کے فیر اوڑ رہا تھا اور دوسرے محلہ مین نوشگی کا تماشا ہو رہا تھا۔ لاحول پڑھکر پنکھا جھلتا پھر سوگیا۔

الہ اف

ابو الاحلام گرو گھنٹال از کانپور (نامہ نگار اودھ پنچ لکھنؤ ۱۳ ۹/۱۸)

ناظرین مہمانون کے کھانے پکانے کے نسبت گنگوہی بھٹیارے کا خواب اور اردو زبان سیکھنے کی نسبت دیوبندی عفریت کا خواب ملاحظہ فرمائین۔

حسب فرمایش ابو الحسنات محمد خیر الدین احمد صدیقی دہلوی در مطبع احمد المطابع کانپور طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارنہ ہوئے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

مولوی عبدالشکور صاحب نے وعظ و مناظرہ سے توبہ کر لی۔

مولوی عبدالشکور صاحب نے۔ جو ۱۹ فروری ۱۹۱۹ء کو وارد فیض آباد ہوئے تھے اپنے اس وعظ
میں جو مصطفےٰ علی صاحب کے مکان پر ۲۰ کی شب میں منعقد ہوا تھا مسئلہ علم غیب میں انکاری تقریر
کی تھی مگر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ایک پہلو لگا رکھا تھا جس کو صاف کرنے کے لیے ہمنے ایک مطبوعہ
نوٹس مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں سر محفل جلسہ اسی مقام پر ۲۱ کی شب میں مولوی عبدالشکور صاحب
کا وعظ ہو رہا تھا پیش کیا اسمیں چند سوال تھے جو نہ صرف مولوی عبدالشکور صاحب بلکہ تمام علمائے وہابیوں
کے لیے جانکاہ ہیں مولوی صاحب کی تجربہ کاری نے تو ان کا انتظام یہ کیا کہ سر محفل چند لوگوں سے (جنمیں
بعض تو انکے دلی ہواخواہ تھے اور بعض صلح پسند جنکو ہمیشہ مذہبی منازعات کی اہمیت سے انکار رہتا
ہے) رائے لی ظاہر ہے کہ ان میں سے کون شخص انکو جواب دینے کی رائے دیتا بہر حال مولوی صاحب کو
جواب نہ دینے کا اچھا بہانہ ملگیا لیکن جن حضرات کو کچھ علم سے مس تھا وہ ہمارے سوالوں کو دیکھتے ہی
نتیجہ نکال چکے تھے کہ انکا جواب گو بہت آسانی سے دیا جا سکتا تھا مگر چونکہ وہ وہابیت کیلئے سم ہے لہذا
مولوی عبدالشکور صاحب ہرگز جواب نہ دیں گے چنانچہ وہی ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب فیض آباد سے
چلے بھی گئے لیکن ہمارے سوالوں کا جواب نہ ملنا تھا نہ ملا ہاں ۲۲ کی شب میں ایک اشتہار جسکو ہمارے
سوالوں سے کوئی تعلق نہیں شائع ہوا تاکہ جواب کا نام تو ہو جائے جن صاحب کا نام اس اشتہار پر چھپا ہے
انھوں نے سر محفل یہ بھی کہا ہے کہ جو چاہے مجھسے مناظرہ کر لے گو انکی حیثیت پر نظر ڈالکر معززین فیض آباد
نے ہمکو بھی یہی رائے دی کہ ان کو منھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمارا مقصود چونکہ تصفیہ مسئلہ ہے

اسلئے اگر مولوی عبدالشکور صاحب انہیں کے پردہ میں ہم سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں تب بھی ہمکو کوئی انکار نہیں ہے بشرطیکہ مولوی صاحب انکو اپنا تحریری قائم مقام بنائیں اور ان کی ہار کو اپنی ہار سمجھیں ورنہ مصطفےٰ علی صاحب سے ہم کو کیا مطلب پھر بھی ہمارا روئے سخن ہمیشہ مولوی عبدالشکور صاحب کیطرف رہیگا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم۔ اس اشتہار میں یہ بھی لکھا ہی کہ ہمارا نوٹس معززین فیض آباد کی رائے کے موافق مولوی عبدالشکور صاحب کے سامنے پیش نہ ہوا۔

اگر سیکڑوں مسلمانوں کی آنکھیں غلطی نہیں کرتیں تو ایک صاحب کے ہاتھ میں نوٹس تھا اور وہ اہل رائے کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ ان کا جواب دیا جائے یا نہیں ایسے موقع پر اگر ہم خود موجود ہوتے تو یہی رائے دیتے کہ مولوی صاحب ان سوالوں کو ہرگز ہاتھ نہ لگائیں ورنہ یا تو انکو اپنے اس خلاف سلف عقیدہ سے توبہ کرنی پڑے گی اور دنیا دیکھ لے گی کہ منکرین وسعت علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہٹ دھرم ہیں خیر وہ صاحب جن کے ہاتھ میں ہمارا نوٹس تھا لوگ کہتے ہیں کہ مولوی عبدالشکور صاحب تھے اور اسوقت مسند وعظ پر جلوہ فرما تھے اسلئے اگر ایسی حالت کو چھپانے اور عوام سے بچانے کے لئے تھوڑا سا جھوٹ بھی بولا جائے کچھ ہرج نہیں ایک صاحب کے جواب میں جو ہمارے سوالوں کے متعلق تقاضا کر رہے تھے مولوی عبدالشکور صاحب ہی نے یہ جواب دیا کہ میں عاجز ہوں میں عاجز ہوں میں عاجز ہوں گو انکے معتقدین رفع شر سمجھیں لیکن جو مولوی صاحب کی زندگی سے واقف ہی وہ جانتا ہی کہ یہی علم مولوی صاحب کا مایۂ ناز ہے اور مناظرہ سلطانپور کی ایک تقریر میں اسی پر فخر کیا ہی کہ ہماری پچاس سالہ زندگی اسی میں گذری ہی جس سے ہمارے نوٹس کو دیکھتے ہی مولوی صاحب نے توبہ کرلی اگر مولوی صاحب اسکو اب سمجھتے تو مناظرہ سلطانپور میں کیوں پڑتے فیض آباد میں بہرائچ سلطانپور کے کی داستان کیوں چھیڑتے آپ ہی بحث پیدا کر کے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں ۲۱ کی شام کو یہ بھی اعلان مصطفےٰ علی صاحب نے کیا کہ مولوی صاحب تو وعظ و مناظرہ سے توبہ کیے لیتے تھے ہم نے مجبور کر کے وعظ کہلایا ہی دیکھا مسلمانوں تم نے ہمارے ایک نوٹس کا اثر۔ ع

ہیبت حق است این از خلق نیست

خیر خدا کرے مولوی صاحب پھر توبہ شکنی نہ کریں اب ہم خود اپنے سوالوں کا جواب کتابوں سے دیکر بتاتا

کیا چاہتے ہیں کہ کیوں مولوی عبدالشکور صاحب اور انکی پارٹی نے ان اعتراضوں کے جواب میں خاموشی کو اختیار
(۱) ہمارا پہلا سوال یہ تھا کہ وہ کون فرقہ ہے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کو خدا کے بغیر دیئے کوئی چیز
جانتا ہے چونکہ مولوی عبدالشکور صاحب بار بار یہ کہکر کہ ہم خدا کا دیا علم مانتے ہیں لوگوں کو دھوکہ میں
ڈالتے تھے کہ شاید کوئی حضور کو علم مستقل مانتا ہو اسلئے اس سوال نے ان کی پردہ دری کر دی اگر
سچے ہیں تو دکھلائیں کہ کس کتاب میں کس اشتہار میں ہم نے یا ہمارے اسلاف نے یہ لکھا ہے کہ
حضور بے خدا کے بتائے کچھ جانتے تھے اگر ایسا مضمون ہماری یا ہمارے اسلاف کرام کی کسی کتاب
میں دکھلا دیا جائے تو اسی دم مجمع عام میں مولوی عبدالشکور صاحب کے ہاتھ پر توبہ کر لیں۔
(۲) ہمارا دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علم کی
مقدار بیان ہوئی ہو اگر ہو تو حدیث مع ترجمہ و مطلب شارحین حدیث کے اقوال نقل کیجئے۔ اس کا
جواب یہ تھا کہ مشہور اور صحیح تو کجا کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں ہے اگر دکھا دیجائے تو انجمن حنفیہ سلطانپور
فلعہ روپیہ انعام دے گی اچھا مولوی عبدالشکور صاحب کی پارٹی بہت جلد چندے کی فکر کر کے فلعہ
روپیہ جمع کرے حدیثیں نقل ہیں ان کی سند کو پرکھیں مطلب نہ خود گڑھیں نہ ہمارا بیان کیا ہوا سنیں
بلکہ بزرگان دین کی کتابوں سے ہم نقل کیے دیتے ہیں اس کو دیکھیں چلیے قصہ پاک ہی اسکے بعد
بلا تامل ہمارے پاس فلعہ روپیہ کا منی آڈر روانہ کریں اگر دفائے عہد کوئی چیز ہو ورنہ وہ جانیں
اُن کا خدا جانے۔

پہلی حدیث مشکوٰۃ شریف کے صا۷ و ۲ پر ترمذی شریف سے نقل ہے رانی قمت من اللیل فتوضأت

فصلیت ما قدر لی فنعست فی صلوتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک و تعالیٰ فی احسن صورۃ

فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیما یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلثا قال فرایتہ
وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت۔ ترجمہ میں رات کو اٹھا
پھر وضو کیا بس نماز پڑھی جتنی میرے لیے مقدر تھی پھر میں اپنی نماز میں اونگھنے لگا یہاں تک کہ مجھپر بوجھ
ہو گیا یکایک میں اپنے رب تبارک تعالیٰ کے سامنے تھا اچھی صورت میں خدا نے فرمایا یا محمد میں نے
کہا لبیک فرمایا ملاء اعلیٰ کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم تین مرتبہ فرمایا پھر

میں نے خدا کو دیکھا کہ اسنے اپنا دست (قدرت) میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھا یہانتک
کہ اسکے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں پائی پس ہر چیز مجھپر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا مشکوٰۃ
میں اس پوری حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح وسئلت
محمد بن اسمٰعیل (بخاری) عن ہذا الحدیث فقال ہذا حدیث صحیح یعنی اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی
نے روایت کیا ہی ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس حدیث
کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے مسلمانوں جب حدیث کو امام (ترمذی و امام) بخاری صحیح کہیں اسکو کون
غلط کہہ سکتا ہی اتو فشہ ردیہ انصافا ہمارے ہو گئے مگر خیر ایک اور حدیث سنا دیں مشکوٰۃ شریف
صفحہ ۷۰ پر حضرت عبد الرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ خواب میں یہ لفظ منقول ہیں فعلمت ما
فی السموات وما فی الارض اس حدیث کو دارمی نے روایت کیا ہی ترمذی میں حضرت عبد الرحمٰن
و ابن عباس و معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہی ہے اسکا ترجمہ مولانا عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں یوں کیا ہی پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا
بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن فارسی دان حضرات تو خود ہی سمجھ
لیں گے لیکن اردو دان لوگوں کے فائدے کے لئے اردو ترجمہ مناسب ہے پس جان لیا میں نے جو
کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا ان کا مطلب تمام جزوی وکلی علموں کا حاصل ہونا اور اس کا
احاطہ ہے۔

تیسری حدیث مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۶ وعن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن
بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذالک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری
اسکا ترجمہ مظاہر حق جلد چہارم میں دیکھیئے اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کھڑے ہوے درمیان ہمارے
یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی
ہمکو ابتدائے پیدائش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل ہوں بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں
شرح یعنی احوال مبدا و معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ ہے کہ آنحضرت
نے بیان کیا احوال سب امتوں کا تا وقت دخول جنت و نار کے اور بیان کیا احوال امت اپنی کا

جو کچھ کہ جاری ہوگا ان پر خیر و شر سے یہاں تک کہ داخل ہوں بہشتی ان میں سے بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں مسلمانوں یہ ایک اردو کی کتاب کی عبارت اور صحیح بخاری کی حدیث کا ترجمہ و مطلب ہے میں نے ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہا ان تین حدیثوں میں بتایا گیا ہے کہ حضور کو ہر شئے کا علم تھا یہی علم حضور کی مقدار ہے اب اگر اراکین انجمن حنفیہ سلطانپور اور مولوی عبدالشکور صاحب میں کچھ بھی انصاف ہو تو فوراً بلا تاخیر ۵۰ روپیہ ہمارے پاس بھیجدیں)

تیسرے سوال میں بزرگان ذیل کی رائیں ایک عارف کامل کی وسعت علم کے متعلق طلب کی گئی تھیں چونکہ دوسوالوں کی طرح یہ بھی وہابیت کا پردہ چاک کیے دیتا ہے اسلیئے اس سے بھی خاموشی کی گئی لہٰذا ہم بزرگوں کے اقوال اصلاح عوام کے لیے نقل کرتے ہیں تاکہ جو حضرات اولیاء اللہ کے گروہ کو حق پر سمجھتے ہیں وہ اپنے عقائد ان اقوال سے مطابق کریں اور جو کسی مولوی کے فرمانوں یا ذاتی غرضوں پر اپنا ایمان فدا کرنا چاہیں ان کا معاملہ اللہ کے ہاتھ ہے وما توفیقی الا باللہ

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے علامہ شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں نقل کیا ہے ان للقطب ستۃ عشر عالما احاطھا الدنیا والاخرۃ عالم من ھذا العوالم ترجمہ قطب کا سولہ عالموں پر احاطہ ہوتا ہے دنیا اور آخرت عالموں میں سے ایک عالم ہے حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بدء الاسرار میں حضرت سے نقل کرتے ہیں ان بوبو عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ یعنی میری آنکھ کی تپلی لوح محفوظ میں ہے اور میں اللہ کے علم کے دریا میں غوطہ کھاتا ہوں حضرت خواجہ بہاالدین نقشبند و حضرت ملا جامی و حضرت عزیزان رامیتنی رحمۃ اللہ علیہم کا قول حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عزیزان رامیتنی علیہ الرحمۃ والرضوان گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ است وما می گوئیم کہ چون روئے ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست یعنی حضرت عزیزان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین اس گروہ کی نظر میں دسترخوان کی طرح ہے اور ہم (یعنی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ روئے ناخن کی طرح ہے کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

لوح محفوظ است پیش اولیا . از چه محفوظ است محفوظ از خطا
اولیا کے سامنے لوح محفوظ ہے . کس چیز سے محفوظ خطا سے

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود . دل درین ساعت بحق مشغول بود
اگر خدا نے ہم کو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہر غیب کہلا دیا اسوقت دل خدا کیطرف مشغول تھا

حضرت عبد العزیز غوث وقت رحمۃ اللہ علیہ کا قول واتوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شئی من العالم فہی مطلعۃ علی عرشہ وعلوہ وسفلہ ودنیاہ وآخرتہ ونارہ وجنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب الابریز اور اسمیں سب سے قوی روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ اس پر عالم کی کوئی شئے پوشیدہ نہیں پس وہ مطلع ہے عرش واعلی واسفل ودنیا وآخرت ودوزخ وجنت پر کیونکہ یہ سب چیزیں حضور کے سبب سے پیدا ہوئی ہیں وایضا قال ویعلم صلی اللہ علیہ وسلم من العرش الی الفرش ویطلع علی جمیع مافیہا یعنی حضور عرش سے فرش تک جانتے ہیں اور ان سب چیزوں پر جوان دونوں میں ہیں مطلع ہیں

اللہم صلی علی محمد حبیب اللہ المرتضی الذی اطلعہ علی الدنیا ومافیہا وعلی الہ واصحابہ نجوم الہدی وبارک وسلم۔

(۴) سوال یہ تھا کہ لوح محفوظ کی وسعت کا ذکر کسی آیت میں ہے یا نہیں اس سے اعتراض کی وجہ یہ تھی کہ اگر لوح محفوظ کی وسعت بتا دی جاتی تو ہم پیش کرتے کہ اولیاء اللہ کو لوح کا علم ہوتا ہی تو سر در انبیا کو کیوں نہوگا اسوقت ماتم تمنا کرنا پڑتا یا ایمان کی قلعی کہلتی اب ہم آپ کو سنائیں قال اللہ تعالی عالم الغیب داننده پوشیدها است لایعزب دور نشود عنہ از علم او ناپوشیده نه گردد از مثقال ہم سنگ مورچہ خورد یا بوزن ذرہ از ذرات ہوا فی السموات در آسمانہا ولا فی الارض و نہ در زمیں ولا اصغر ونیست خورد تر من ذلک از مثقال ذرہ ولا اکبر و نہ بزرگ تر از ان الا فی کتاب مگر آنکہ مکتوب در کتاب مبین روشن در لوح محفوظ مجموع اینہا را ثبت کردہ یعنی لوح محفوظ میں چھوٹی چھوٹی اور بڑی سی بڑی چیز لکھی ہے تفسیر حسینی

(۵) لوح محفوظ کا علم اولیاء اللہ وملئکہ کو ہوتا ہی یا نہیں جواب ہوتا ہے مولانا روم کا قول گذرا

تفسیر روح البیان میں یہ اعتراض کر کے لکھ کہ خدا کو جب کچھ علم تھا اسکو لوح محفوظ کی کیا ضرورت تھی لکھا ہے کہ لوح محفوظ فرشتوں کی زیادۂ علم ویقین کے لیئے بنی ہے پھر فرماتے ہیں یقول الفقیر ان الملئکة لنسب من اہل الترقی والتنزل فقصر الفائدة علی الملک محال لا معنی لہ بل نقول ان للوح قلب ہذا التعین اذ الانسان ذو النقش فیہ ما کان وما سیکون وہو من مراتب التنزلات فقد ضبط اللہ فیہ جمیع المقدورات المکتوبة لفوائد ترجع الی العباد وعرفہا العلماء باللہ تعالیٰ الخ یعنی یہ کہنا کہ صرف فرشتوں کے لیے لوح محفوظ ہے کچھ معنی نہیں رکھتا کیونکہ وہ ترقی وتنزل نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ لوح اس تعین کا قلب ہے جیسے انسان کا دل اس میں جو ہو چکیں اور جو ہونیوالی باتیں ہیں نقش ہیں اور یہ تنزلات کا مرتبہ ہے درحقیقت اس میں اللہ نے تمام ہونے والے مقدورات نقش کئے ہیں چند فائدوں کے لیے جو بندوں کی طرف لوٹتے ہیں جن کو عارف باللہ جانتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوح محفوظ ملائکہ اور انسان سب کے ازدیاد علم ویقین کے لیے ہے اب ہم بتائینگے کہ سرور انبیا علیہ التحیة والثنا کو بھی علم لوح ہے یا نہیں = قصیدہ بردہ شریف میں حضرت علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں (مولوی اشرف علی تہانوی نے جو اسوقت منکرین وسعت علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سرگروہ ہیں اس قصیدہ کی تعریف اپنی کتاب نشر الطیب میں بہت کی ہے شاید یہ شعر نہ دیکھا ہو ورنہ ایسی مشرکانہ خلاف واقعہ بات کی تعریف کیوں کرتے یا شاید یہی بات ہو غریب مسلمانوں کے منہ سے شرک ہوا اور ان بزرگوں کے منہ سے اسلام اللہ اعلم)

فان من جودک الدنیا وضرتہا — ومن علومک علم اللوح والقلم

دنیا اور آخرت ان کی ادنی عطا ہے اور علم لوح قلم ان ادنی علم

ہمنے سنا ہے کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ حضور لوح وقلم کو جانتے تھے نہ لوح کے اندر لکھی ہوئی چیزوں کو ہم ایسی کولسی لغو بات کا کبھی یقین نہ آتا اگر ہم ان کے وعظوں میں اس قسم کی اور بہت سی طفل تسلیاں نہ سن چکے ہوتے مولوی صاحب یہ مقام مدح ہے لوح وقلم کے وجود کا علم تو آپ کو بھی ہے یہ حضور کی تعریف کیا ہوئی خیر ہم آپکو ایک بزرگ کی رائیں سنائیں اپنی طرف سے کوئی بات کیوں کہیں اللہ آپ کی طرح اپنی عقل پر شریعت کا مدار کیوں رکھیں مولینا عبد الحق مہاجر مدنی اپنے رسالہ الفوائد السنیہ میں حضرت علامہ ابراہیم بیجوری رحمتہ اللہ علیہ کے حاشیہ بردہ سے نقل فرماتے ہیں والمراد بعلم اللوح والقلم المعلومات التی کتبہا القلم فی اللوح بامر اللہ تعالیٰ یعنی علم لوح وقلم سے وہ معلومات مراد ہیں جن کو قلم نے خدا کے حکم سے لوح میں لکھا ہے۔ ملا علی قاری حل العقدہ شرح بردہ میں تحریر فرماتے ہیں وکون علومہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ متنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما یکون لہذا من بحور علمہ وحرفا من سطور علمہ الٰہی یعنی علم لوح وقلم کا علم حضور سے بعض ہونا یہ ہے کہ حضور کا علم کلیات وجزئیات وحقائق وعوارف ومعارف پر جو ذات صفات سے تعلق رکھتے ہیں منقسم ہوتا ہے اور لوح وقلم کا علم حضور کے دریائے علم کا ایک قطرہ اور سطر علم کا ایک حرف ہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم

(۴) سوال یہ تہا کہ حضور کا علم اولیا وملئکہ سے زیادہ ہے یا کم اس کا جواب گو مولوی عبدالشکور صاحب نے نہ دیا مگر ان کے پیشرو دے چکے ہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹوی اپنی کتاب براہین قاطعہ میں فرماتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم محیط پر نص ہے فخر عالم کے علم پر کونسی نص۔ یہ معلوم ہوا کہ حضور کا علم شیطان وملک الموت سے کم ہے جسکا جی چاہے ہمارے پاس آئے اور براہین قاطعہ دیکھ جائے کیوں صاحب جب ان کا علم عالم میں کسی مخلوق سے کم ہے تو وہ فخر عالم کیسے ہوئے خیر اب ہم اس سوال کا جواب نہ اپنی طرف سے بلکہ بزرگوں کی اقوال سے نقل کیے دیتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں ہے فہو صلی اللہ علیہ وسلم اعلم من آدم وآدم اعلم من جبرئیل فلیعرف بلون جبرئیل اعلم
منہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور آدم سے زیادہ جانتے ہیں اور آدم جبرئیل سے پس جبرئیل کس طرح حضور سے
زیادہ جانینگے = حضرت شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ فتوحات احمدیہ میں قصیدہ ہمزیہ کے اس شعر کی شرح میں

وسع العالمین علما وحلما فہو بحر لم تعیہ الاعیاء

یعنی حضور کا علم وحلم تمام عالموں پر وسیع ہو وہ بحر ناپیدا کنار ہے - ای وسع علمہ من علوم العا
لمین الانس والجن والملئکۃ لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والآخرین وما کان وما یکون
وحسبک علم العلوم القرآن قد قال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیء یعنی حضور کا علم تمام عالم انس وجنات
ملئکہ سے وسیع ہے کیونکہ خدا نے حضور کو تمام عالم پر مطلع کیا ہے پس حضور کو اولین وآخرین ماکان ومایکون
کا علم ہے اور تیرے تسکین کے لیے حضور کا قرآن کا عالم ہونا ہی کافی ہے جبکہ خدا فرماتا ہے ہم نے قرآن میں کچھ نہیں چھوڑا
ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مولوی عبد الشکور کا ان سوالوں کے جواب میں نہ چھپنے ہی میں فائدہ تھا ہم
اس وقت کچھ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے روئداد مناظرہ سلطانپور مطبع میں جا چکی ہے اشاعت کے بعد مجموعہ حال معلوم ہوجائے
مولوی عبد الشکور اور ان کے سارے ہمدردوں کے مرتوں اور لکھنے کے لیے یہی تحریر کافی ہے اور اگر دماغ سے کام لیا گیا
تو فیصلہ مسئلہ کے لیے یہی کافی ہوجائے گی = در باغ زمانہ گلی ولالہ کمی نیست

چیزے کہ دریں فصل بکار است دماغ است

اب ہم آخر میں ایک عبارت جسکو علامہ عبد الحق مہاجر مدنی رحمۃ اللہ نے اپنے رسالہ کے آخر میں نقل کیا ہے نقل کر کے اپنی
تحریر ختم کرتے ہیں والذی یجب الایمان بہ ان رسول اللہ صلعم منتقل من الدنیا الا علم اللہ بجمیع المغیبات التی تحصل
فی الدنیا والآخرۃ فہو یعلمہا کما ہی عین الیقین لما ورد رفعت لی الدنیا فانا انظر الیہا کما انظر الی کفی ہذہ وورد انہ اطلع
علی الجنۃ وما فیہا والنار وما فیہا وغیر ذلک مما تواترت بہ الاخبار ولکن امر بکتمان البعض حاشیہ صاوی علی الجلالین
جلد ثانی مطبوعہ مطبع العامرہ الشرفیہ یعنی جسپر ایمان واجب ہو وہ یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے
اس وقت تک انتقال نہ کیا جب تک اللہ نے آپ کو تمام غائب چیزوں پر مطلع نہ کر دیا جو دنیا وآخرت میں حاصل ہوتی ہیں پس حضور ان
باتوں کو جیسی کہ وہ ہیں * ایسے اسطرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی ہاتھ کی ہتیلی کو اور نیز یہ وارد ہوا کہ حضور جنت اور جنت کی تمام
چیزوں اور دوزخ اور دوزخ کی تمام چیزوں پر مطلع ہوئے اس کے علاوہ اور باتیں جن کے متواتر حدیثیں آئی ہیں۔ لیکن حضور
کو بعض کے چھپانے کا حکم تھا۔ مسلمانوں اس عبارت نے عقیدہ کا فیصلہ کر دیا بحمد اللہ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو انسان ہیں اور خدا کے بندے ان کو خدا نے فضل اپنے کرم سے اتنا علم دیا کہ وہ عالم ماکان ومایکون ہوئے مگر یہ علم خدا کا
دیا ہوا ہے خدا کے علم کا ایک قطرہ ہے حضور کو بمقتضائے بشریت سہو بھی ہوتا ہے بھی یاد ہو گا مگر یہ سب باتیں گستاخ دشمن اسلام
ومنکر تھے (العیاذ باللہ منہ) تو دنیا میں کوئی مسلمان ایسی تم ایسے لفظوں سے برا نہ مانو اور رضی ہم کو فان ابی ووالدہ وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء
کہ ہمارے باپ دادا ہماری آبرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو پر قربان اور ان کی آبرو کے لیے ڈھال ہیں جتنی دیر تم کو گالیاں دیتے ہیں
اتنی دیر وہ حضور کی شان گھٹانے سے باز رہتے ہیں اور یہی تمنا ہے معتقدین نمازیں پڑھو روزے رکھو زکوٰۃ ادا کرو اور حقوق نبی کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مقدم حق جانو ورنہ نماز روزہ سب بیکار ہے فقط

راقم وشایع کنندہ عبد الکافی مسجد ٹاٹ شاہ فیض آباد
۲۴۔ جمادی الاولی ۱۳۳۷ھ

* عین یقین جانتے ہیں اس حدیث سے جو وارد ہوئی ہے کہ خدا نے میرے لیے دنیا کو اٹھا دیا پس میں -

(مطبوعہ تعلقدار پریس فیض آباد)

خدا کا حکم ہے چپکے دعا کیجے دعا کیجے: وہ سنتا ہے نہیں بہرا ہے پہر کیون غل مچاتے ہو۔

آہستہ آمین کہنا ایک ایسا واضح مسئلہ ہے کہ قانون آسمانی وحی ربانی آیت قرآنی سے بہی ثابت ہے اور حدیث نبوی سے بہی اور
خلفاء راشدین سے بہی اور فتاوی بعض صحابہ سے بہی یہی وجہ ہے کہ امام شافعی جو مدتون آمین بالجہر کے قائل تھے آخر رجوع کرکے
آمین بالسر کے قائل ہو گئے دیکہو حاشیہ بیضاوی شہاب خفاجی و فتح الباری وغیرہما۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ادعوا ربکم تضرعا
وخفیۃ۔ یہہ آیت بتلاتی ہے کہ دعا آہستہ کرنا چاہیے چنانچہ فخر الدین رازی نے بہی تفسیر کبیر مین اس آیت سے خفیہ دعا کا استحباب
ثابت کیا ہے۔ اور آمین کا دعا ہونا خود بخاری سے ثابت ہے قال عطاء آمین دعاء بخاری مین موجود ہے پس جب اصل
دعا مین اخفا ہے اور آمین دعا ہے تو آمین بہی آہستہ کہنا مستحب ہوگا قرآن کی یہی تعلیم ہے۔ اور یہہ خیال کہ آمین دعا نہین ہے
بلکہ تابع دعا ہے اولاً روایت بخاری کے خلاف ہے اور بخاری کی مخالفت منکرین مذہب کے نزدیک عقوق الوالدین کے حکم مین ہے
ثانیاً دعا اور تابع دعا مین کوئی منافات نہین ہے ایک شی دعا اور تابع دعا دونون ہو سکتی ہے یون سمجہو کہ مطلق دعا کے دو فرد ہین ایک دعائے
تابع دوسری دعائے غیر تابع۔ اور ظاہر ہے کہ ہر مقید کے ساتہہ مطلق کا پایا جانا ضرور ہے یا دوسرے لفظون مین یون کہیے ہر جزئی کے ساتہہ
کلی کا پایا جانا ضرور ہے۔ دیکہیے لشکر کا سپاہی اگر محافظ مقرر ہو تو اوسکو لشکری اور محافظ دونون کہہ سکتے ہین رہا ادعیہ کا اوہی
اور ربنا تقبل منا بہی دعا ہے مگر تقبل کہنے کے پہلے کسی فعل کا ہونا ضرور ہے اور یہہ تابع فعل ہے بخلاف ادعیہ کے آمین
کسی فعل کا ہونا ضرور نہین باوجود اسکے دونون الفاظ دعا ہی کے کہے جائینگے۔ اور احادیث نبویہ سے بہی آمین بالسر بخوبی ثابت ہے
ایک حدیث مسلم کی ہے جس مین واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین کا لفظ ہے چونکہ رسول پاک نے آمین کہنے کا وقت بعد ولا
الضالین کے ارشاد فرمایا اور یہہ بہی بتلایا کہ امام بہی آمین کہتا ہے چنانچہ نسائی کی روایت مین ہے والامام یقول آمین اس سے
صاف پتہ چلتا ہے کہ امام آہستہ آمین کہتا ہے ورنہ بقاعدہ علم بلاغت فخر عالم کا خبر دینا عبث ہو جائیگا اور بجز منکرین مذہب کے دوسرا
اہل اسلام عبث فعل کا انتساب فخر عالم کی جانب ہرگز پسند نہین کرسکتا۔ دوسری حدیث ابو داؤد کی جو بروایت سمرہ بن جندب مروی ہے
اوس مین دو سکتون کا ذکر ہے چونکہ دوسرا سکتہ بعد ولا الضالین کے تہا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آہستہ آمین کہنے کے لئے تہا ورنہ
فاتحہ اور آمین مین فصل لازم آئیگا اور فصل کرنا خلاف حدیث ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین اتصال پر دال ہے
اسیوجہ سے طیبی نے کہا ہے والاظہر ان السکتۃ الاولی للثناء والثانیۃ للتامین اھ تیسری حدیث ابو داؤد و مسند حمیدی
کی جو بروایت ابو ہریرہ مروی ہے جس مین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول کا لفظ موجود ہے اس سے صاف ظاہر
ہے کہ آپ نے آہستہ آمین کہی تہی مگر کچہہ سانس کہینچا جس سے صف اول کے قریب کے لوگون نے بہی سن لیا کیونکہ حتی انتہائے غایت کے
لئے ہے اور ظاہر ہے کہ آواز جہری کی انتہای غایت یہہ ہرگز نہین ہو سکتی کہ فقط آس پاس کے لوگ آواز سنین اور دور تک آواز
نہ جاسکے بلکہ آواز سری کی یہہ انتہائے غایت ہے دیکہو ہمارے فقہا نے بہی لکہا ہے فلو سمع رجل او رجلان فلیس بجہر
ھکذا فی الدر المختار و نحوہ فی رد المحتار۔ یہہ حدیث آمین بالسر کی روشن دلیل ہے فصحا و بلغا بہت جلد سمجہہ سکتے ہین اگرچہ سفہا
نہ سمجہین چوتہی حدیث مسند ابو داؤد طیالسی و مسند احمد کی جو بروایت وائل بن حجر مروی ہے اور اوس مین خفض بہا صوتہ
یا اخفی بہا صوتہ کا لفظ ہے۔ یہہ حدیث صراحۃً آمین بالسر پر دال ہے۔ اسکے متعلق جو اعتراضات ہین اونکا جواب شامی عینی وغیرہ
دے چکے ہین اس جگہہ لکہنے کا موقع نہین۔ اور حضرت عمر رض اور حضرت علی رض سے بہی آہستہ آمین کہنے کی روایت معانی الآثار اور تہذیب
الآثار مین مروی ہے۔ اور آہستہ آمین کہنے کے باب مین حضرت عمر رض اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کا فتوی بہی لمعات اور حاشیہ طحاوی مین
منقول ہے۔ اور امام شافعی رح کا آمین بالجہر سے آمین بالسر کیطرف رجوع کرنا فتح الباری و حاشیہ بیضاوی شہاب خفاجی وغیرہما سے
بخوبی ثابت ہے باوجود ان دلائل قویہ کے اگر کوئی ناعاقبت اندیش محض ضد سے آمین بالجہر پر اصرار کرے اور امام ابو حنیفہ رح
اور حنفیہ کو مخالف سنت سمجہے اور اس سنت (یعنی آمین بالسر) کے مٹانے مین کوشش کرے اور عوام کو مغالطہ دیکر راہ حق سے بہکائے
تو اوس سے خدا سمجہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

آمین بالجہر

بخاری و مسلم و موطا امام مالک میں کوئی حدیث مرفوع آمین بالجہر کی نہیں ہے۔ فقط قولوا یا قال سے آمین بالجہر کا ثبوت خام خیال ہے
ابوداؤد میں وائل بن حجر کی ایک روایت میں رفع بہا صوتہ کا لفظ آگیا ہے اولاً خود وائل بن حجر نے رفع صوت کو تعلیم پر محمول کر چکے ہیں دیکھو
کتاب الاسماء والکنی دولابی صفحہ ۱۹۷ عن ابی سکن حجر بن عنبس الثقفی قال سمعت وائل بن حجر الحضرمی یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حین فرغ من الصلوۃ حتی رایت خدہ من ہذا الجانب ومن ہذا الجانب وقرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال
آمین یمد بہا صوتہ ما اراہ الا یعلمنا اھ ثانیاً مسند ابوداؤد طیالسی و مسند احمد میں اور نیز حضرت وائل سے خفض بہا صوتہ یخفی
بہا صوتہ بھی مروی ہے جو روایت ابوداؤد کا معارض ہے ثالثاً رفع صوت جہری و سری دونوں کو شامل ہے۔ یہ روایت جہر کے
لئے نص صریح نہیں ہے رابعاً وسنن ابوداؤد میں ابوہریرہ کی روایت میں قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول بھی موجود
ہے جو صوت سری پر دال ہے اور ابوداؤد میں وائل بن حجر کی دوسری روایت میں فجہر بآمین کا لفظ بھی آگیا ہے۔ یہ نقل [illegible]
سلمہ بن کہیل کے شاگرد علی بن صالح کے سوا اور کسی نے جہر کا لفظ نہیں کہا ہے۔ اور ترمذی میں وہی روایت وائل کی ہے جسکی بحث گزر چکی
اور نسائی میں بھی کوئی صریح روایت جہر کی نہیں ہے قولوا اور قال میں قیل وقال عبث ہے۔ ابن ماجہ میں ابوہریرہ کی روایت میں قال
آمین حتی یسمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد کا لفظ ہے اولاً یہ روایت نہایت ضعیف ہے بشر بن رافع سخت مجروح
ہیں ثانیاً فقط حضرت کہیں ابوداؤد میں بھی یہ کہ دوسری صف تک پہونچے اور چٹائی کی مسجد گونج جائے عقلاً مستبعد ہے کیا کوئی منکر عقل
اسکو ثابت کرتا ہے۔ اور ابن ماجہ میں حضرت علی سے ایک روایت ہے وہ بھی ضعیف ہے کیونکہ اسکی سند میں ابن ابی لیلی واقع ہیں اور ابن ماجہ
میں جو عبد الجبار بن وائل کی روایت ہے جس میں قال آمین فسمعناہا منہ کا لفظ ہے وہ منقطع ہے۔ اور اسکے سوا کوئی
ایسی حدیث نہیں ہے جس سے جہر آمین ثابت ہو۔ اور مسند احمد و دارقطنی و بیہقی وغیرہا میں بھی اسی قسم کے روایات ہیں الغرض
کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں ہے جس سے رسول پاک کا آمین کہنا مثل نعرہ و تکبیر کے باواز بلند ثابت ہو بجز روایت ام الحصین کے
مگر وہ ضعیف ہے قابل سند نہیں۔ اور خلفاء راشدین سے بھی آمین بالجہر ثابت نہیں ہے اور بیہقی نے جو سنن کبری میں عطاء سے
روایت کیا ہے کہ دو سو صحابی کو میں نے آمین کہتے سنا اولاً یہ اثر ضعیف ہے خالد بن نوف اور اسکے راوی بوجہ عدم ثبوت عدالت
کے لین الحدیث ہیں ثانیاً یہ واقعہ زمانہ خلفاء راشدین کے بعد کا ہے جب خود حضرت عمر و حضرت علی سے پست آمین ثابت ہے
تو اسکے مقابل میں کیونکر ترجیح ہوگی ثالثاً بصورت تسلیم ہم کہتے ہیں (۵۹۸۰۰) صحابہ کا پست آمین کہنا ماننا چاہئے کیونکہ ان
لوگوں سے جہر ثابت نہیں اور رسول پاک نے ساٹھ ہزار صحابہ چھوڑکر رحلت فرمائی تھی دیکھو تجرید ذہبی مگر سخت افسوس ہے
کہ اس زمانہ میں بعض قشند ناحق کے انصاری عوام کے مغالطہ دینے کے لئے آمین بالجہر کا شجرہ بنا کر دکھلاتے پھرتے ہیں
بلکہ مباہلہ کے لئے آستین چڑھاتے ہیں اسلئے ہم انعام کا اشتہار دیتے ہیں اگر کوئی مرد میدان ہو جواب دے ہم سے انعام
وصول کرے۔

اشتہار انعام

(نمبر اول) اگر کوئی حدیث صحیح نص صریح سے ثابت کر دے کہ رسول پاک نے فرمایا ہے کہ باواز بلند آمین کہا کرو (نمبر دوم) یا حدیث
صحیح نص صریح ثابت کر دے کہ مثل نعرہ و تکبیر کے رسول پاک آمین بھی زور سے کہا کرتے تھے (نمبر سوم) یا حدیث صحیح نص صریح
ثابت کر دے کہ حضرت کے ساتھ بحالت اقتدا اصحاب زور سے آمین کہتے تھے (نمبر چہارم) یا حدیث صحیح نص صریح سے ثابت کر دے
کہ خلفاء راشدین زور سے آمین کہتے تھے یا اسکا حکم دیتے تھے۔ اسکو ایک نسخہ بخاری شریف کا انعام دیا جائیگا بشرطیکہ چھاپکر
ہمارے پاس بھیجدے ورنہ قابل خطاب تو ابن الانعام متصور ہوگا۔

المشتہر

(خادم العلماء ابو الفیض شیخ محمد خان حنفی اشرفی حال مقیمی تحصیل ہریا ضلع بستی)

اشتہار واجب الاعتبار

تحقیق المسائل الاربعین فی تقلید الائمۃ المجتہدین

یہہ لاجواب کتاب زبان اردو سلیس تمام فہم لایق دید ہے قران و حدیث کے سوا اجماع و قیاس کا بھی حجت شرعی ہونا مجتہد اور اجماع کی تعریف اور انکے اقسام بسط سے لکھے گئے ہین بعدہ چاروں اماموں کی تقلید کی وجہ مذہب حنفی کے وجوہ ترجیح چاروں مصلوں کی اصلیت مطلق تقلید کا قران و حدیث سے ثبوت مسئلہ ترک القراءۃ خلف الامام کے دلائل قویہ سے اثبات وجوب مخالفین کے تقریبا پچاس اعتراضوں کا شافی جواب پھر یہہ چالیس جواب طلب سوالات کا مخالفین حل (جنکے جواب سے مخالفین کا ناطقہ بند ہے) اور لطف یہہ کہ اونکے آخرین دوسرا رسالہ فتح المنان فی تائید مذہب النعمان بھی ملحق ہے۔ نماز جمعہ دیہات و شہر کا منصفانہ فیصلہ اسکے ساتھ ہی رسالہ کی تائید مین مشاہیر علماء کے فتاوی اور تائیل پر ساندی کی حلت و حرمت کی تحقیق یہہ مجموعہ رسالہ سفید کاغذ پر چھپا ہے دیکھنے سے اسکی خوبی معلوم ہوگی قیمت بنظر رفاہ انام صرف ۸؍ رسالہ طاعون یعنی (۱) راحۃ المحزون فی شرح الطاعون۔ جسمین شرعی اصول کے مطابق طاعون کے اسباب علامات اور اوس سے محفوظ رہنے کی شرعی تدبیرین اور مستند دعائین درج ہین اور طاعون کی مختصر تاریخ بھی ہے (۲) تریاق الطاعون اس مین طبی اصول کے مطابق طاعون کے اسباب علامات اور اوسکا مفرد و مرکب عمدہ علاج اور دوا کے خاص تجربے کے نسخے اور کارآمد باتین درج ہین (۳) کشف المکنون طاعونی مقام سے فرار اعلا جانکے کی معقول بحث دلیل عقلی و نقلی سے دونون کا فرق ان تینون رسالہ اونکے مطالعہ سے طاعون کے متعلق ہر قسم کی ضروری باتین دوائین جتنے تجربے کے نسخے معلوم ہوسکتے ہین کاغذ چکنا طبع دوم باضافہ حواشی جدیدہ قیمت ۵؍ رسالہ حج۔ اس مین حج کے مسائل فرائض واجبات سنن مستحبات محرمات مکروہات مباحات وغیرہ نمبروار نقشون مین لکھے گئے ہین اور تمام ضروری احکام اور ضروریات سفر حج کی تعلیم بھی اس مین درج ہے۔ یہہ رسالہ معلم کا کام دیتا ہے اس نادر رسالہ کی قیمت ۴؍ غرائب البیان فی مناقب النعمان۔ حضرت امام اعظم کی سچی سوانح عمری آپ کی فقاہت عبادت و زہد و دیانت و تقوی و تبحر فی الحدیث و الاجتہاد کی تفصیلی کیفیت اور مخالفین کے مطاعن و شبہات کا معقول جواب قیمت صرف ۴؍ رد آریہ مکالمہ ذبح حیوانات کے باب مین نادر رسالہ ہنود و آریہ کے اعتراضات کا عقلی جواب اور عقلی دلائل سے گوشت خوری کا اثبات۔ بلکہ ہنود کی کتابون سے ذبح حیوانات کا کافی ثبوت۔ اور اخیر مین مناجات طاعون بھی ملحق ہے قیمت ۲؍ مجموعہ خمس رسائل یعنی طیب الاقاحی۔ اس مین قربانی کے مسئلے بہت بسط سے لکھے گئے ہین جسکے پاس یہہ نادر کتاب موجود ہوگی پھر دوسری کتاب دیکھنے کی حاجت نہین تعیین ذبح کی بحث تیس ۳۰ کتاب سے لکھی گئی ہے۔ اس مین بہت سے نادر تحقیقات مسائل درج ہین (۲) رسالہ عقیقہ۔ اس مین عقیقہ کے ضروری مسائل لکھے گئے ہین اوسکے بعد بچونکے متعلق بہت سے کارآمد مسائل درج ہین (۳) ہدایۃ المسلاخی۔ اس مین قربانی کے چمڑے کا مسئلہ ہے اور حدیث و فقہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ قربانی کا چمڑا امام کو بھی دینا درست ہے۔ ایک غیر مقلد کے رسالہ کا جواب ہے (۴) ترغیب للتلاقیین دونون ہاتھ سے مصافحہ کرنیکا حدیث و فقہ سے ثبوت۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب (۵) القول الاسنی یہہ بہت ہلکا رسالہ ایک نامنجیہ غیر مقلد کے رسالہ کا دندان شکن جواب ہے اسمین بھی دو ہاتھ سے مصافحہ کرنیکی بحث ہے

کحل البصر

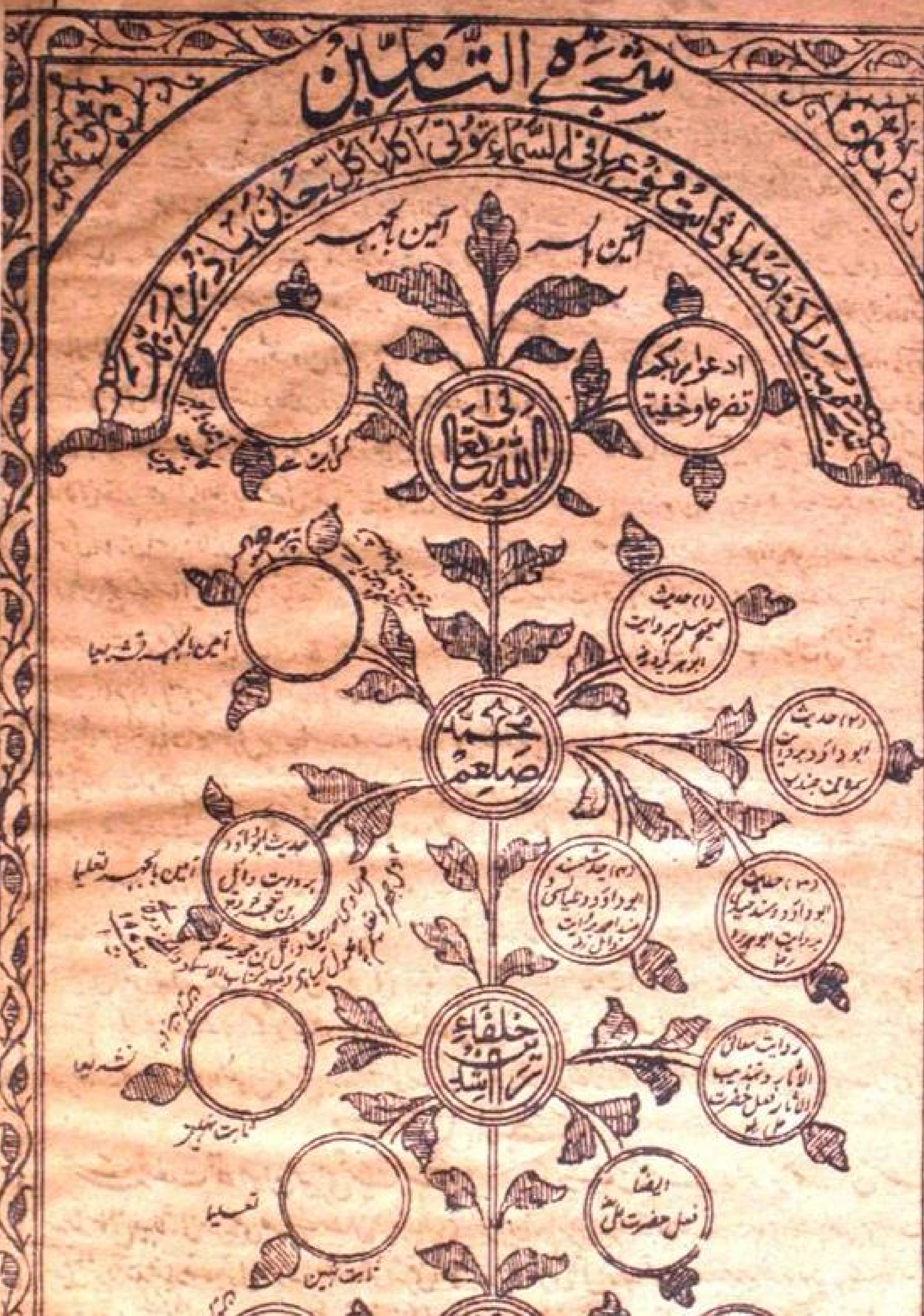
سرمۂ مفت نظر ہون میری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

سرمۂ آسمانی یہہ لاثانی سرمہ طبی اصول کے مطابق طیار کیا گیا ہے جو تجربہ مین تمام امراض چشم کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اسکے استعمال سے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند غبار جالا پھولی ناخونہ ڈھلکا خارش سرخی آشوب وغیرہ امراض زائل ہوجاتے ہین اور یہہ سرمہ نظر کو قوت دیتا ہے اور جو لوگ ضعف بصارت کے سبب عینک لگاتے ہون یا دیر تک لکھنے پڑھنے یا چمکدار چیز کیطرف دیکھنے سے تکان محسوس ہوتی ہو یا موتیابند کا پانی اوترنا شروع ہوگیا ہو اسکے استعمال سے تمام شکایتین رفع ہوجاتی ہین قیمت بنظر رفاہ عام فی تولہ ۸؍ سرمہ منظور نظر یہہ سرمہ بھی اکثر امراض چشم کو دافع ہے قیمت فی تولہ ۱۲؍ سرمہ مقوی بصر۔ اسکی مداومت مجلی بصر ہے قیمت فی تولہ ۸؍ سرمہ شفا یہہ سرمہ بھی آنکھون کیلئے مفید ہے محض غربا کو حسبۃً للہ مفت۔

نوٹ۔ اگر کوئی ہمسے دوا کرانا چاہے تو اپنی تفصیلی حالت لکھکر ہمارے پاس بھیجے مجرب دوائین طیار شدہ یا طیار کرکے بصیغہ ویلو بھیجی جائینگی۔ رعایت۔ جو صاحب کل کتابین یا ایک تولہ سے زائد سرمہ طلب کرینگے اونسے فیس وی پی نہ لیجائیگی محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ہے۔ جوابی امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیے۔

المشتہر

ابو الفیض شیخ محمد خان حنفی اشرفی حال مقام ... ہریا ضلع بستی



خادم العلماء ابو الفیض فتح محمد خان حنفی اشرفی حال نظامی تحصیل ہریا ضلع بستی